Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰/۷۵ | بدھ ۲۶ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ ، ۲۰ احسان ۱۳۶۹ ہش ، ۲۰ جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۳۹

کمزوریوں کا عرفان حاصل کریں

"عبادت کو فوری طور پر لازماً پھل نہیں لگا کرتا۔ بہت سے لمبے ایسے دَور سے گزرنا ہوگا جس میں انسان پہلے اپنے نفس کی آگاہی حاصل کرے، اپنی کمزوریوں کا عرفان حاصل کرے، اس عرفان کو پھر عرفانِ الٰہی کے راستوں پر منتقل کرے اور اپنے عرفان کے راستے سے خدا کا عرفان حاصل کرنے کی کوشش کرے"۔

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ
الفضل ۱۷ جون ۱۹۹۰ء صفحہ ۲ کالم ۲)

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا میں لاکھوں بکریاں بھیڑیں ذبح ہوتی ہیں لیکن کوئی ان کے سرہانے بیٹھ کر نہیں روتا اس کا کیا باعث ہے؟ یہی کہ ان کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایسے انسان کی ہلاکت کی بھی آسمان پر کوئی پرواہ نہیں ہوتی جو اس سے سچا تعلق نہیں رکھتا۔ انسان اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھتا ہے تو اشرف المخلوقات ہے ورنہ کیڑوں سے بھی بدتر ہے۔ اس میں دو اُنس ہیں۔ ایک اُنس احکام الٰہی سے جو ہو تو وہ کامل آدم ہے ورنہ وہ مُردہ کیڑا ہے۔ دوم مخلوق الٰہی سے دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ کئی ایک محض بے گناہ قید ہوجاتے ہیں اور ظالمانہ دست اندازیوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ مگر اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پوری پرواہ نہیں کرتے اور دعاؤں سے اس کی پناہ نہیں چاہتے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۲۹)

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان کو آدم بننا چاہیئے۔ آدم سے مراد کامل انسان ہے۔ جب انسان کامل آدم بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم سجدہ (اطاعت) کا دیتا ہے اور اس کے ہر ایک کام کو خدا تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ سے سرانجام کرتا ہے۔ لیکن آدم کامل بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو۔ جب انسان ہر ایک حرکت اور سکون حکم الٰہی کے نیچے ہو کر کرتا ہے تو انسان خدا کا ہوجاتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ انسان کا والی وارث ہوجاتا ہے۔ اور پھر اس پر کوئی مخالفت سے دست اندازی نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ آدمی جو احکام الٰہی کی پرواہ نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۲۹)

درخواست دعا

○ مکرم عنایت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ محمود آباد فارم سندھ کی اہلیہ مکرمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ (جو کہ مکرم نعمت اللہ صاحب مربی ناروے کی والدہ ہیں) بعارضہ کینسر بیمار چلی آرہی ہیں۔

○ مکرم فضل الرحمان صاحب بسمل ربوہ کی نواسی کی آنکھ میں تکلیف ہے اور بینائی صحیح نہیں رہی۔

○ مکرم عبد الحفیظ خان صاحب دار العلوم وسطی ربوہ کا ہرنیا کا اپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہوگیا ہے۔

○ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے مکرم ملک مبارک احمد صاحب کو دل کی تکلیف ہوگئی ہے اور وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم میاں محمود احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید (علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور) کو موٹر سائیکل سے گرنے سے پاؤں پر چوٹ آگئی ہے۔

○ مکرم شیخ منیر الدین احمد صاحب گلشن اقبال کراچی کو حادثہ میں ٹانگ پر چوٹ آئی ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ دے۔

اعلان نکاح

○ عزیزہ ماریہ ماجد صاحبہ بنت مکرم ماجد شاہد صاحب کا نکاح بہمراہ چوہدری محمد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب مقیم کینیڈا بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے مورخہ ۳ مئی ۱۹۹۰ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا۔ عزیزہ ماریہ مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی پوتی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

معزز روزی وہی ہے جو خدا تعالیٰ سے مانگی جائے

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں سب سے معزز روزی وہی ہے جو خدا تعالیٰ سے مانگی جائے وہ کوئی روزی نہیں جو انسان کو انسان سے مانگ کر ملتی ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ (مگر یہ اعلیٰ مقام کی بات ہے اور اعلیٰ درجہ کی روحانیت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور شاید تم میں سے بہتوں کی سمجھ میں بھی نہ آئے) کہ وہ روزی بھی اتنی اچھی نہیں جو خدا تعالیٰ سے مانگ کر ملتی ہے۔ بلکہ اعلیٰ روزی وہ ہے جو خدا تعالیٰ خود دیتا ہے اور بے مانگے کے دیتا ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں ہمیشہ ہنسی آتی ہے اپنی ایک بات پر (مگر یہ ابتدائی مقام کی بات تھی اور اعلیٰ مقام ہمیشہ ابتدائی منازل کو طے کرنے کے بعد ملتا ہے اور ابتدائی مقام یہی ہوتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے میں نے خدا سے مانگنا ہے) کہ میں نے بھی خدا سے کچھ مانگا اور اپنے خیال میں انتہائی درجہ کا مانگا مگر مجھے ہمیشہ ہنسی آتی ہے اپنی بے وقوفی پر اور ہمیشہ لطف آتا ہے خدا تعالیٰ کے انتقام پر کہ جو کچھ ساری عمر کے لئے میں نے مانگا تھا وہ بعض دفعہ اس نے مجھے ایک ایک ہفتہ میں دے دیا۔ میں زمین پر شرمندہ ہوں کہ میں نے کیا حماقت کی اور اس سے کیا مانگا اور وہ آسمان پر ہنستا ہے کہ اس کو ہم نے کیسا بدلہ دیا اور کیسا نادم اور شرمندہ کیا۔ پھر میں نے سمجھا کہ مانگنا بھی فضول ہے کیوں نہ ہم اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کریں کہ وہ ہمیں بے مانگے ہی دیتا چلا جائے۔ ایک شخص جو کسی بڑے آدمی کے گھر مہمان جاتا ہے۔ وہ اگر اس سے جا کر کہے کہ صاحب میں آپ کے گھر سے کھانا کھاؤں گا تو اس میں میزبان اپنی کتنی ہتک محسوس کرتا ہے جب وہ اس کے ہاں مہمان آیا ہے تو صاف بات یہ ہے کہ وہ اس کے ہاں سے کھانا کھائے گا۔ اس کا یہ کہنا کہ میں آپ کے ہاں سے کھانا کھاؤں گا یہ مفہوم رکھتا ہے کہ وہ میزبان کے متعلق اپنے دل میں یہ بدظنی محسوس کرتا ہے کہ شائد وہ کھانا نہ کھلائے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا جو مہمان ہوجاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ خود کھلاتا اور پلاتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ ، احسان ۱۳۶۹ ہش   ۲۰ ، جون ۱۹۹۰ء

گرمی کے دن

ایک دوست سے ہم نے روائتاً پوچھا کہ گرمی کا کیا حال ہے ۔ کہنے لگے گرمی اتنی زیادہ پڑ رہی ہے کہ آج تک کبھی ایسی گرمی نہیں دیکھی ، اس میں تو کچھ شک نہیں کہ بہت گرمی پڑ رہی ہے ۔ لیکن جہاں تک موازنہ کا سوال ہے ۔ لوگ ہر سال یہی کہتے ہیں ، ہمارے یہ دوست بھی ہر سال یہی کہتے ہیں ۔ دراصل گرمی ایک حقیقت بھی ہے اور ایک احساس بھی ۔ جتنی گرمی پڑتی ہے وہ تو بیرومیٹر بتا دیتا ہے ، جتنی گرمی کا احساس ہوتا ہے وہ ہر فرد کے ساتھ اس کا ذاتی معاملہ ہے ۔ اور اسی لئے اس کے بچنے کے طریق بھی الگ الگ ہیں ۔

ہم نے گرمی سے بچنے کا ذکر کیا ہے اور اسی کی طرف آج توجہ دلانا چاہتے ہیں ۔ جہاں تک گھر میں بیٹھ کر گرمی سے بچنے کا تعلق ہے وہ تو آپ کے پاس پنکھا ہوگا ، ایئر کنڈیشنر ہوگا ۔ رُوم کُولر ہوگا اور خدا جانے اور کیا کیا کچھ ۔ لیکن گھر سے قدم باہر رکھئے تو گرمی سے بچاؤ کیلئے کچھ اور ہی طریق استعمال کرنے پڑتے ہیں ۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب جو ڈاکٹر تھے فرمایا کرتے تھے کہ گرمیوں میں گھر سے یا دفتر سے باہر نکلتے ہوئے پانی کا ایک گلاس ضرور پئیں ، اور اگر اس میں تھوڑا سا نمک بھی ڈال لیں تو اور بھی مفید ثابت ہوگا ۔ یہ بات بھی عام طور پر کہی جاتی ہے اور یہ بات ٹھیک ہی ہے کہ کمرے کی ٹھنڈک سے جلدی میں باہر گرمی میں نہ آئیے ۔ یہ بات بہت نقصان دہ ہے ۔ آجکل لوگ باہر نکلتے ہوئے تولیہ سر پر رکھ لیتے ہیں ۔ دراصل یہ تولیہ گردن کو ڈھانپنے کے لئے ہوتا ہے ۔ گردن پر گرمی بہت اثر کرتی ہے اور ہیٹ سٹروک یا سن سٹروک زیادہ تر گردن پر ہی گرمی لگنے سے ہوتا ہے ۔ سڑکوں پر یا گلیوں میں جہاں تک ہو سکے سائے میں چلئے ۔ سایہ تھوڑا ہو یا بہت گرمی سے بچائے گا اور وہی ہَوا جو دھوپ میں لُو بن جاتی ہے سایہ میں نہائت ٹھنڈی اور خوشگوار معلوم دیتی ہے ۔

اس موسم میں ایک بات جو بہت ضروری ہے یہ ہے کہ بچوں کے متعلق خاص طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں ۔ یہ پیارے پیارے پھول گرمی بہت کم برداشت کر سکتے ہیں ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں اس بات کا احساس بھی کم ہے ۔ ننگے پاؤں ننگے سر دھوپ میں دوڑے پھرتے ہیں ۔ والدین کا فرض ہے ۔ بلکہ سب بڑے لوگوں کا فرض ہے ۔ کہ وہ بچوں کو ننگے پاؤں اور ننگے سر دھوپ میں گھومنے پھرنے سے روکیں ۔ سب بچوں کو سب لوگ اپنے ہی بچے سمجھیں اور اپنے بچوں ہی کی طرح ان کی نگہداشت کریں گرمی کا موسم ہے ، شدّت کی گرمی پڑ رہی ہے ۔ اس سے بچئے ۔ خود بھی بچئے اور دوسروں کو بھی بچائیے ۔

قریہ قریہ گیا اور گیا کُو بہ کُو
خوب سے خوب تر کی رہی جستجو

مَیں یقیناً بہت کچھ نہیں پا سکا
یہ بھی کیا کم ہے ، بڑھتی رہی آبرو

ابوالاقبال

مَیلی آنکھ سے دیکھ کے تم نے اپنی آنکھ گنوالی ہے
شور مچا کر تم نے اپنی پگڑی آپ اُچھالی ہے

مَیں نے جب سے چُپ رہنے کی عادت کو اپنایا ہے
چلتے چلتے راہگزر کی ہر دیوار گرالی ہے

جن لوگوں کے طرزِ عمل سے مجھ پر کُھلی تنقید ہوئی
ان لوگوں نے زیرِ زمیں اب اور ہی راہ نکالی ہے

سچ کو آنچ نہیں ہے لیکن منصف کی مجبوری دیکھ
باتیں کرنے اور سمجھانے کی تدبیر نرالی ہے

جو چاق و چوبند ہیں دشت و صحرا گھومتے پھرتے ہیں
آنکھیں موند کے گھر بیٹھے ہی مَیں نے منزل پالی ہے

مَیں نے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور خود کو بھول گیا
وہ میرا رکھوالا ہے اور کام اس کا رکھوالی ہے

وہ بات کرے اور مَیں نہ سنوں یہ بات بہت ممکن ہے مگر
مَیں بات کروں اور وہ نہ سُنے یہ بات امکان سے خالی ہے

وہ مجھ کو اور میرے اجداد کو دن بھر کوستے رہتے ہیں
مَیں اُن کو "آپ" جو کہتا ہوں تو کہتے ہیں یہ گالی ہے

وہ جس سے روز و شب کرتے ہیں دعا میری بربادی کی
مَیں اس کا اپنا باغیچہ ہوں اور وہ میرا مالی ہے

کس کس سے نسیمؔ مَیں یہ پوچھوں کیا آپ بھی میرے افسر ہیں
میری تو طبیعت ہر اک شخص کی خدمت کرنے والی ہے

نسیم سیفی

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ، ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

جنگی خوشحالی

جنگ کے دنوں میں اگر کسی قصبے میں غیر ملکی فوجیں قیام پذیر ہوں تو باقی ملک چاہے کچھ ہی کہے اس قصبے کے لوگوں کی سماجی اور اقتصادی زندگی اتنی بہتر ہو جاتی ہے کہ وہ کبھی نہیں چاہتے کہ جنگ ختم ہو اور بیرونی فوجی لوگ وہاں سے چلے جائیں لیکن اگر کسی قصبے میں غیر ملکی فوجی کثیر تعداد میں موجود ہوں اور وہاں رہیں بھی وہ ایک نصف صدی کے قریب تو وہ علاقہ کبھی نہیں چاہے گا کہ غیر ملکی فوجیں وہاں سے چلی جائیں اگرچہ اس بات کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قوم پرست لوگ چاہے وہ کتنی ہی تھوڑی تعداد میں کیوں نہ ہوں ان فوجیوں کے خلاف نعرے لگائیں گے اور ادھر ادھر دیواروں پر یا کسی اور جگہ پر یہ لکھنا شروع کر دیں گے کہ اب ان لوگوں کو یہاں سے چلے جانا چاہیئے ایسا کچھ ہی مغربی جرمنی کے ایک شہر کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس شہر کا نام ہے زوے برکن اب جب کہ مشرقی یورپ میں تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں اور عملی طور پر کمیونزم کا جھنڈا فضا سے غائب ہو رہا ہے تو وہ فوجیں جو عالمگیر جنگ دوئم کے بعد یورپ کے مختلف علاقوں میں متعین کی گئی تھیں انہیں بھی اب وہاں رہنے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ آہستہ آہستہ واپس اپنے ملکوں میں جا رہی ہیں۔ زوے برکن میں بھی ادھر ادھر یہ تو لکھا جاتا تھا کہ امریکیو یہاں سے چلے جاؤ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں کی آبادی کی اکثریت یہی چاہتی تھی اور اب بھی چاہتی ہے کہ یہ لوگ ان کا قصبہ چھوڑ کر نہ جائیں۔ یہ قصبہ امریکی حکومت کا ایئر فورس بیس ہے ایک شخص نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اب میں کیا کروں گا۔ میرے ہوٹل میں ۷۰ فی صدی تو امریکن ہی آتے تھے دوسری ہر قسم کی تجارت تو شاید اسی طرح چلتی رہے لیکن میرا کام تو اب نہیں چل سکتا۔ مجھے خاصا نقصان پہنچے گا۔ یہاں پر بے روزگاری بھی ہے اور یہاں کوئی صنعت بھی نہیں ہے۔ ایک اور شخص نے کہا کہ جب یہ لوگ چلے جائیں گے تو میں بھی یہاں سے چلا جاؤں گا۔ وہ بھی کھانے پینے کی ایک دوکان کا مالک ہے اور یہ دوکان امریکی فوجیوں کے نوجوانوں میں بہت زیادہ مقبول ہے۔ وہ اس جگہ کو "سنی زوے" کہتے ہیں غالباً اس لئے کہ یہاں انہیں دھوپ بھی کافی ملتی ہے ۱۹۳۳ء میں اس جگہ کا ایئر بیس ۲۶ ٹیکٹیکل ریکنائسنگ کا بیس تھا۔ یہ بند کر دیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی امریکہ کے سات ہزار فوجی اور ان کے لواحقین ان کے ساتھ واپس چلے جائیں گے شہر کی کل آبادی ۳۵۰۰۰ ہے اور شاید یہی ایک جگہ ہے جہاں مغربی جرمنی میں ایک سکوئر ڈانسنگ ہال موجود ہے امریکی فوجیوں کی واپسی کا فیصلہ گذشتہ جنوری میں امریکی ڈیفنس سکرٹری ڈک چینی نے سنایا تھا۔ اگرچہ یہ فیصلہ کوئی غیر متوقع نہیں تھا لیکن اسکے باوجود مقامی لوگوں کو یہ خیال تھا کہ اتنے اہم فیصلے کے لئے ان سے بھی مشورہ کیا جانا چاہیئے تھا۔ ایک صحافی نے تو یہاں تک کہا کہ اتنی دور بیٹھے از خود فیصلہ کر لینا ایسا لگتا ہے کہ ہمارے ساتھ غیر وابستگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ متکبر ہو جانے والی بات ہے۔ ہزاروں کلومیٹر کا فاصلہ اور فیصلہ مقامی لوگوں سے مشورہ کئے بغیر کر لیا گیا۔ دوسرے علاقے جہاں پر اس قسم کے ایئر بیس ہیں۔ ممکن ہے اس نقصان کو برداشت کر لیں۔ اسلئے کہ وہاں پر کوئی صنعت ہو گی۔ ہو سکتا ہے وہاں پر بے روزگاری کی مشکل بھی درپیش نہ ہو۔ لیکن زوے برکن جو فرانسیسی سرحد کے قریب ہے زیادہ تر زراعتی علاقہ ہے۔ یہاں صنعت مفقود ہے اور دراصل اس شہر نے عالمگیر جنگ دوئم کے بعد ہی امریکی فوجیوں کی موجودگی میں فروغ پایا تھا۔ جب دوسری عالمگیر جنگ کے اختتام پر امریکی فوجیں زوے برکن میں داخل ہوئیں تو یہ علاقہ بم گرائے جانے کی وجہ سے بالکل سفیدہ تھا لیکن سرد جنگ کے دوران یہ امریکہ کا ایک بڑا ایئر بیس بن گیا۔ اور یہاں کی اقتصادی اور معاشی حالت بہت بہتر ہو گئی۔ ہوٹل۔ بار ریسٹورنٹ جگہ جگہ کھل گئے ٹیکسی ڈرائیور زیادہ ہو گئے۔ مکانوں کے کرائے بڑھ گئے۔ اشیاء کی قیمت میں اضافہ ہو گیا۔ اور اس طرح امریکی فوجیوں کی موجودگی سے اس قصبے کو بہت فائدہ پہنچا۔ اب جبکہ یہ لوگ واپس چلے جائیں گے تو کہا جاتا ہے کہ مقامی لوگوں کی آمدنی ۶۰ فی صد کم ہو جائے گی اور اسی لئے انہوں نے اپنی حکومت سے ۵۷ ملین مارک مدد کے لئے مانگے ہیں۔ ۴۵۔ ۵۰ سال تک غیر ملکی فوج کے وہاں قیام کے باعث کسی کو یہ خیال بھی نہیں آ سکتا تھا کہ یہ لوگ اب واپس چلے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکی یورپی کمان نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ امریکی فوجیوں کی وجہ سے مغربی جرمنی میں ۱۵۔ ارب مارک باہر سے آتے تھے۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ امریکیوں کے چلے جانے کے بعد مغربی جرمنی کے تاجر اور صنعتکار اس علاقے کی طرف توجہ کرتے لیکن مشرقی جرمنی کے مغربی جرمنی کے ساتھ الحاق کے نتیجے میں اب مغربی جرمنی کے صنعتکار اور تاجر زیادہ تر مشرقی جرمنی کی طرف رخ کر رہے ہیں اور یہاں تو اس بات کا بھی امکان نہیں ہے کہ ملٹری فوجی اڈے کو سویلین اڈے میں ہی تبدیل کر دیا جائے کیونکہ یہاں پر آمد و رفت کے امکانات بہت کم ہیں اور پھر قریب ہی سار بروکن میں ایک اڈا موجود ہے۔ اب صرف یہ امید باقی رہ گئی ہے کہ اس مقام پر ہوائی اڈے کا جو رن وے ہے وہ امریکہ اور نیٹو اپنے کبھی کبھار کے استعمال کے لئے رکھ لیں اور اسے بالکل ترک نہ کر دیں۔

امریکی یورپین کمان کا اندازہ ہے کہ امریکی فوجیوں کی وجہ سے مغربی جرمنی ۱۵ ارب مارک امریکہ سے آ کر خرچ کئے جاتے ہیں اور یہ سارا خرچ ان ۲۹ بڑی امریکی تنصیبات پر پھیلا ہوا ہے جو ملک کے مختلف حصوں میں پائی جاتی ہیں کل رقم میں وہ اخراجات بھی شامل ہیں جو دو لاکھ باون ہزار امریکی فوجی اور انکے ایک لاکھ لواحقین ذاتی طور پر خرچ کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ برطانوی، فرانسیسی، کینیڈین، بلجین اور ڈچ فوجیں بھی ایک لاکھ کی تعداد میں وہاں موجود ہیں۔ یہ سارا علاقہ جسے رائن لینڈ پلاٹینیٹ (RHINELAND PALATINATE) کہا جاتا ہے۔ اس میں نیٹو کے ۸۔ اڈے شامل ہیں اور ان اڈوں کا کل رقبہ انیس ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جو معاشی اور اقتصادی طور پر بری طرح متاثر ہو گا۔

دیکھا آپ نے مشرقی یورپ میں رونما ہونے والی تبدیلیاں یورپ کے دیگر ممالک پر کس طرح اثر انداز ہو رہی ہیں۔ اور نہ صرف یورپ کے دیگر ممالک پر بلکہ دنیا کے دیگر حصوں میں بھی ان تبدیلیوں کا اثر محسوس کیا جانے لگا ہے۔ حتیٰ کہ عرب ریاستیں بھی اسکا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکیں ایک تو اس طرح کہ وہاں کی آزادی کی لہر یہاں کے نظام مملکت سے ٹکرانے کی وجہ سے یہاں بھی تبدیلیوں کی باتیں ہونے لگی ہیں۔ اور دوسرے اس طرح کہ ان ممالک کا اسرائیل کی طرف زیادہ جھکاؤ ہونے کی وجہ سے اسرائیل کی طاقت پہلے سے زیادہ بڑھ جائے گی۔ اور عرب ممالک جو اب بھی اسکے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے اسرائیل کے مقابلے میں پہلے کی نسبت زیادہ کمزور نظر آنے لگیں گے بہر حال ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تبدیلیوں کو دنیا بھر کے ممالک کیلئے یعنی ساری بنی نوع انسان کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے جہاں بھی یہ تبدیلیاں اپنا اثر پھیلائیں وہاں کے لوگ پہلے سے زیادہ بہتر اور خوشحال زندگی بسر کر سکیں۔

مصر اور پاکستان

مصر کے ایک پارلیمانی وفد نے جس نے حال ہی میں ہندوستان کا دورہ کیا ہے ہندوستان کی حکومت کی دعوت پر مقبوضہ کشمیر جانے سے انکار کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس انکار کی بنیاد ان کا پاکستان کے ساتھ دوستانہ رابطہ ہے۔ یہ بات مصر کی پیپلز نیشنل اسمبلی کے سپیکر ڈاکٹر رفعت المحمود کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ یہ وہ شخص ہیں جو پاکستان کے پارلیمانی وفد سے ملے۔ سپیکر محمود نے پاکستانی وفد کو بتایا کہ کشمیر کا معاملہ سیاسی گفت و شنید کے ذریعے حل ہونا چاہیئے۔ عوام الناس کے حقوق کی ضمانت دی جانی چاہیئے۔ اور ان کو اپنے حقوق پر مکمل اختیار ملنا چاہیئے۔ اس وفد کی مصری سپیکر کے ساتھ ملاقات کے وقت پاکستان کے قاہرہ میں متعین سفیر مسٹر گل حنیف بھی موجود تھے۔

کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہالینڈ

عبدالحکیم اکمل صاحب
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ ہالینڈ

محل وقوع

ملک ہالینڈ میں ملکہ کی حکومت ہے اور یورپ میں شمال مغرب میں واقع ہے ۔ اس کی زمین کا اکثر حصہ ہموار سطح پر مشتمل ہے ۔ زمین کا بیس ۲۰ فیصد حصہ سطح سمندر سے نیچے ہے ۔ سب سے زیادہ گہرائی روٹرڈیم شہر کے نزدیک ہے جو تقریباً ۶ء۶ میٹر سطح سمندر سے نیچے ہے ۔ جنوب مشرق میں زمین اونچی نیچی ہے ۔ سب سے اونچی جگہ تقریباً ۳۲۲ میٹر سطح سمندر سے بلند ہے ۔ لیکن چونکہ ملک کی زمین کا اکثر حصہ سطح سمندر سے نیچے ہے اس لئے ملک کی سمندر کے پانی سے حفاظت کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ سمندر میں طوفان آنے سے پانی ملک میں اندر آکر تباہی نہ مچا سکے ۔ چنانچہ اس کے لئے بڑے بڑے بند باندھے گئے ہیں جو ملک کے گرداگرد اس طرح کھڑے ہیں جیسے کسی دیوار نے سمندر کو اندر آنے سے روکا ہوا ہے ۔ اسی لئے ملک ہالینڈ کی زمین ایک پیالے کی مانند نظر آتی ہے ۔ ان بندوں کی خصوصی حفاظت کیجاتی ہے تاکہ کسی طرح ان میں سوراخ یا شگاف نہ پڑ جائیں ۔ یہاں تک کہ جنگلی چوہوں کو مارنے کے لئے خصوصی محکمہ موجود ہے جو ہر وقت ان چوہوں کی تلاش اور ان کے قلع قمع کرنے میں مصروف رہتا ہے ۔ تاکہ وہ ان بندوں اور رکاوٹوں میں سوراخ نہ ڈال دیں ۔

نئی زمین کا حصول

علاوہ ازیں چونکہ آبادی بہت زیادہ ہے اور زمین تھوڑی ہے اس لئے جہاں جہاں سمندر زیادہ گہرا نہیں ہے وہاں پانی کے اندر اندر جاکر بند لگا کر خشکی کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے اور بعد میں بجلی کے پمپ لگا کر اس پانی کو بھی آبادی کے لئے موزوں بنا کر وہاں شہر آباد کئے گئے ہیں ۔

آب وہوا

ملک کی آب وہوا سمندر کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے موسم گرما میں کم گرم اور موسم سرما میں کم سرد ہے تاہم برف پڑتی ہے ۔ ملک میں سارا سال بارشیں ہوتی رہتی ہیں ۔

آبادی

ملک ہالینڈ دنیا کا سب سے زیادہ گنجان آباد ملک ہے ۔ آبادی تقریباً ۱۵ ملین ہے علاوہ ازیں لوگ جانور پالنے کے بہت شوقین ہیں ۔ اعداد و شمار کے مطابق ملک میں تقریباً ۸ ملین کتے اور ۶ ملین بلیاں پائی جاتی ہیں ۔ خرگوش ۔ چوہے سفید و سرمئی ۔ پرندے و دیگر جانور ان کے علاوہ ہیں ۔ بچے بھی انہیں بہت پسند کرتے ہیں ۔ دودھ اور گوشت حاصل کرنے کے لئے گائیں اور بھیڑ بکریاں بھی پالی جاتی ہیں اور گھوڑے پالے جاتے ہیں ۔ آبادی کا سب سے زیادہ گنجان حصہ ملک کے مغربی جانب ہے ۔

تعلیم

ملک میں تعلیم کا بہت عمدہ انتظام ہے ۔ ابتدائی تعلیم ہر ایک باشندے کے لئے فرض ہے اور نوجوانوں کا اکثر حصہ ہائی سکول تک ضرور تعلیم حاصل کرتا ہے ، ملک میں ۶ عدد یونیورسٹیاں موجود ہیں تین عدد بڑے بڑے ٹیکنیکل کالج ہیں ۔ ایک بہت عمدہ اور مشہور زرعی یونیورسٹی ہے ۔ ۲ عدد اکنامکس پڑھانے کے کالجز ہیں ۔

حکومت

ملک ہالینڈ کی حکومت جیسا کہ ابتداء میں ذکر کیا گیا ہے ملکہ کی ہے جو پارلیمنٹ کے ساتھ حکومت کرتی ہے اور ملک کے کانسٹی ٹیوشن کے مطابق کام سرانجام دیتی ہے ۔ ملک میں دیوانِ بالا اور دیوان زیریں مقرر ہیں ۔ دیوانِ زیریں کے ممبران کا انتخاب ملک کے باشندے کرتے ہیں اور دیوان بالا کے ممبران کا انتخاب صوبائی اسمبلیاں کرتی ہیں ۔ ملک کو بارہ عدد صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ اور تقریباً ۸۰۰ سے زیادہ ٹاؤن کمیٹیاں ہیں ۔ حال ہی میں ملک میں ایک نئے صوبے FLEVO - LAND کا اضافہ کیا گیا ہے جو مکمل طور پر سمندر کے پانی کو خشک کر کے حاصل کیا گیا ہے ۔ اور سارے کا سارا سطح سمندر سے نیچے واقع ہے ۔

ملک میں بڑی انڈسٹری قائم ہے کھیتی باڑی ہوتی ہے اور مویشی پالے جاتے ہیں ۔ چونکہ یہاں برف باری بھی ہوتی ہے اور درجہ انجماد تک ٹمپریچر پہنچ جاتا ہے اسلئے GLASS HOUSES میں پھل پھول اور سبزیاں پیدا کی جاتی ہیں ۔ جن میں گرمی سردی کو کنٹرول کر کے مناسب آب وہوا مصنوعی طور پر بنائی جاتی ہے ۔ پھولوں کے بیج تیار کئے جاتے ہیں اور آلو کا بیج تیار کر کے ساری دنیا میں فروخت کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح پھول اور سبزیاں دساور کو بھیجے جاتے ہیں ۔ پھولوں کیلئے دنیا میں ملک ہالینڈ سب سے بڑی منڈی ہے ۔

علاوہ ازیں مچھلیاں پکڑنے میں بھی اہلِ ہالینڈ بہت مہارت رکھتے ہیں ۔ لہٰذا ہالینڈ میں مچھلیوں کی تین بڑی بندرگاہیں تیار کی گئی ہیں ۔ جہاں سے مچھلی پکڑنے والے جہاز شمالی سمندر اور بحیرہ اٹلانٹک میں مچھلیاں پکڑنے کے لئے بھجوائے جاتے ہیں ۔ جن میں جدید آلات لگے ہوتے ہیں ہالینڈ میں گیس ۔ تیل اور نمک پائے جاتے ہیں پتھر کا کوئلہ بھی موجود ہے ۔ ملک میں زمین سے نکلنے والی گیس کا بہت بڑا ذخیرہ ہے جو نہ صرف اپنے ملک کی ضروریات پوری کرتی ہے بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی گیس فروخت کی جاتی ہے ۔ ملک ہالینڈ زمانہ قدیم سے ایک تجارتی ملک ہے مشہور ملک جن سے تجارت کی جاتی ہے مندرجہ ذیل ہیں ۔

مغربی جرمنی ۔ بیلجئیم ۔ لکسمبرگ ۔ امریکہ انگلستان اور سویڈن ۔ ملک ہالینڈ کا تجارتی بیڑا دنیا میں ساتویں نمبر پر ہے ۔ ملک ہالینڈ کی بندرگاہ ROTTERDAM مال بردار جہازوں کے لئے دنیا میں سب سے بڑی بندرگاہ ہے ۔ ہالینڈ کا بحری جہازوں کا فلیٹ یورپ میں سب سے بڑا ہے ۔

ہالینڈ کے اندرونی حصوں اور شہروں میں نہروں کا جال بچھا ہوا ہے جو بارش کے پانی کو اپنے اندر لیکر زائد پانی کو سمندر میں گرانے کے کام آتا ہے اور اس سے زمین خشک رہتی ہے اور چلنے پھرنے اور کھیتی باڑی کرنے کی سہولت میسر رہتی ہے علاوہ ازیں ان نہروں کے ذریعہ چھوٹے چھوٹے بحری جہازوں میں باربرداری کا بھی کام کیا جاتا ہے اور نہایت آسان اور سستے طریق پر سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے ۔

ملک میں ریل گاڑی اور سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے جو سارا سال باقاعدگی سے اپنا کام جاری رکھتا ہے ۔ ریلیں بجلی سے چلتی ہیں اور کارکردگی کے لحاظ سے جدید ترین نظام رکھتی ہیں ۔

ہالینڈ کی سڑکوں پر تقریباً پانچ ملین کاریں اور بسیں وغیرہ بڑی آسانی سے آجاسکتی ہیں ۔ ملک ہالینڈ میں دیگر ملکوں کے زائرین سیر و سیاحت کے لئے کثرت سے آتے ہیں ۔ کیونکہ ملک کو بہت خوبصورت بنایا گیا ہے ۔ کہاوت مشہور ہے کہ خدا تعالےٰ نے جنت بنائی ہے اور ڈچ لوگوں نے ہالینڈ کو بنایا ہے ۔ زمین کے چپہ چپہ پر سرسبزی ۔ پھول سبزیوں کی کھیتیاں اور پھل لگائے گئے ہیں ۔ پانی با افراط ہے اور ملک ہر طرف سے سرسبز و شاداب نظر آتا ہے ۔ ہالینڈ آنے والے زائرین خصوصاً مغربی جرمنی بیلجیئم ۔ سوئٹزرلینڈ فرانس انگلستان اور امریکہ سے تعلق رکھتے ہیں اور کثرت سے یہاں آتے ہیں ۔

ہالینڈ کی تاریخ بہت پرانی ہے جو 57 B.C. میں رومیوں کے آنے کے ساتھ شروع ہوتی ہے جبکہ یہاں پر چند جرمان GERMAAN قبائل آباد تھے ۔ پھر 406 A.D میں رومیوں کی حکومت ختم ہوئی ۔ اس کے بعد ازمنہ وسطیٰ کے ابتدائی دور میں ہالینڈ حکومت فرانس کے لئے ایک آزاد OUT POST کا کام کرتا رہا ۔ جس میں کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں موجود تھیں جو آہستہ آہستہ نواب آف BOURGONDIE کی قیادت میں متحد ہوتی چلی گئیں ۔ ۱۴۶۳ء میں FILIPS DE GOEDE نامی شخص نے تمام ریاستوں اور صوبوں کو متحد کرنے کیلئے GENERAL STATEN یعنی ایسا ادارہ جس میں تمام علاقہ کی نمائندگی موجود ہو قائم کیا ۔ اس کے بعد ہالینڈ پر سپین کی حکومت قائم ہوئی ۔ پھر ۱۵۶۸ء میں ORANJE خاندان کے شہزادے WILLEM DE ZWIJGER نے حکومت سپین کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ۔ اس کے نتیجہ میں ۱۵۸۱ء میں GENERAL STATEN ادارہ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی آزاد حکومت ہونے کا اعلان کردیا اور ۱۶۰۰ء میں تمام صوبوں سے سپین کے فوجیوں کو باہر نکال پھینکا گیا۔ اور ہالینڈ یورپ کے بڑے ملکوں میں سے ایک شمار ہونے لگا۔ جس میں بین الاقوامی تجارت کے لئے وہ سب کچھ موجود تھا جو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے چنانچہ ہالینڈ کی کمپنی EAST INDIAN CO. نے تجارتی فلیٹ سے مل کر انڈونیشیا میں ایک بہت بڑے تجارتی بیڑے کی بنیاد رکھی۔ ۱۶۴۸ء میں حکومت سپین نے ہالینڈ کی آزادی کو تسلیم کرلیا۔ اب تک ہالینڈ میں موجود بیلجیم کا علاقہ بھی شامل تھا مگر ۱۸۳۰ء میں بیلجیم ہالینڈ سے الگ ہوگیا۔

۱۸۴۰ء میں WILLEM IST کے بیٹے نے حکومت سنبھالی۔ اس کے بعد WILLEM اور WILLEM 2nd III نے حکومت کی۔

بعد ازاں ملکہ WILHELMINA کا دور حکومت آیا جس میں ہالینڈ نے بہت ترقی کی۔ ۱۹۲۱ء میں بین الاقوامی عدالت انصاف کا قیام عمل میں آیا (یاد رہے کہ اسی عدالت انصاف میں ہمارے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پہلے جج اور پھر پریذیڈنٹ رہے ہیں) ۱۹۴۰ء تا ۱۹۴۵ء پانچ سال تک جنگ عظیم ثانی کے زمانہ میں جرمن قوم نے ہالینڈ پر قبضہ رکھا۔ ۱۹۴۸ء میں ملکہ WILHELMINA اپنی بیٹی ملکہ جولیانا کے حق میں تخت سے دستبردار ہوگئی۔ ۱۹۸۰ء میں ملکہ JULIANA اپنی بیٹی QUEEN BEATRIX کے حق میں دستبردار ہوگئیں۔ چنانچہ اسوقت ہالینڈ میں ملکہ بیاترکس کی حکومت قائم ہے۔ جو پارلیمنٹ کے ذریعہ حکومت کرتی ہے۔

ملک کی آبادی تقریباً ۱۵ ملین نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں کی سرکاری زبان ڈچ یا نیدرلنڈس NETHERLANDS کہلاتی ہے۔ بعض صوبوں میں DIALECT زبان بھی بولی جاتی ہے جو ڈچ زبان سے کافی مختلف ہے۔ شمالی بیلجیم میں بھی ابھی تک ڈچ زبان قدرے اختلاف کے ساتھ بولی جاتی ہے جسے VLAMSE کہا جاتا ہے۔ ہالینڈ میں تقریباً ۹۳ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔

مذہب کے لحاظ سے ہالینڈ میں تقریباً ۳۹ فیصد رومن کیتھولک عیسائی ہیں۔ اور ۲۳ فیصد ہالینڈ کے عیسائی ریفارمڈ چرچ کے فرقہ کے لوگ ہیں۔ اور ۱۵ فیصد لوگ ایک کٹر عیسائی فرقہ GERE FORMEERD سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۲۲٫۵ فیصد لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی مذہب نہیں ہے۔ ۱۹۶۰ء سے ہالینڈ میں غیر ملکی لوگوں کی کثرت سے آمد ہوئی ہے۔ جس میں ترکی، مراکش، سپین۔ اٹلی ترکی اور مراکش مسلمانوں کے کثرت سے آنے کی وجہ سے اور سورینام سے بھی ہندوستانی اور انڈونیشین نسل کے مسلمانوں کے آجانے کی وجہ سے ہالینڈ میں اسلام دوسرا بڑا مذہب بن گیا ہے۔ اس وقت ہالینڈ میں مسلمانوں کی تعداد تین سے چار لاکھ کے درمیان ہے۔ اور ان کی کئی مساجد بن گئی ہیں۔

عادات

لوگ پھولوں کے بہت دلدادہ ہیں۔ سڑکوں گلیوں اور گھروں کے اندر تک پھول ہی پھول نظر آتے ہیں۔ صفائی بہت رکھتے ہیں۔ گھروں کے باہر فٹ پاتھ تک کو صابن اور پانی سے دھویا جاتا ہے۔

بازاروں اور گلیوں اور سڑکوں پر کاغذ کے پرزے اور کوڑا کرکٹ نہیں پھینکا جاتا اس کے لئے جگہ جگہ ٹاؤن کمیٹیوں کی طرف سے ڈبے سڑکوں پر اور گلیوں میں لگائے گئے ہیں۔ باغوں اور پارکوں میں بھی اس مقصد کے لئے DUST BINS رکھے ہوئے ہیں۔ گھروں کا کوڑا کرکٹ جمع کرنے کے لئے ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے پلاسٹک کے بنے ہوئے بڑے بڑے ڈرم دیئے گئے ہیں جن میں گھر والے کوڑا ڈالتے ہیں اور ہر ہفتہ کمیٹی کا ٹرک آکر یہ کوڑا اکٹھا کرکے لے جاتا ہے البتہ کتے فٹ پاتھ پر گندگی ڈال جاتے ہیں۔

اس کوڑے کرکٹ سے شیشے کی بوتلیں۔ ٹن کے ڈبے۔ پلاسٹک کے لفافے یا پلاسٹک کی دیگر اشیاء لوہا اور کاغذ علیحدہ کرنے کے لئے بعض کارخانے قائم ہیں۔ اس طرح کئی چیزوں کا خام مال تھوڑے سے اخراجات سے مہیا ہو جاتا ہے جسے دوبارہ تیار کرنے کے کارخانوں میں بھٹیوں میں ڈھال کر چیزیں تیار کرلی جاتی ہیں۔ دیگر خشک کوڑا کرکٹ کو خاص بھٹیوں میں جلا کر شہر کے لئے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

صفائی کے سلسلہ میں ایک بات مزید یاد رکھنے کے لائق ہے کہ گھر کا بیت الخلاء نہایت صاف اور شفاف رکھا جاتا ہے۔ اسکو استعمال کرتے وقت فرش پر پانی گرانا سخت معیوب سمجھا جاتا ہے علاوہ ازیں بیت الخلاء جو انگریزی طرز کا ہوتا ہے میں موٹے کاغذ کے تولیے وغیرہ نہیں پھینکے جاتے کیونکہ اس سے اسکا پائپ بند ہوجاتا ہے اور وہ قابل استعمال نہیں رہتا۔ موٹے کاغذ کے پھینکنے کے لئے علیحدہ ڈبے رکھے جاتے ہیں۔

پھولوں کے باغوں میں یا گھروں اور گلی کوچوں میں جو پھول لگے ہوئے ہوں انہیں توڑنا بہت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ پھولوں کی خوبصورتی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ ہاتھ لگانے سے۔ چونکہ یہاں پھولوں کا بہت بڑا کاروبار بھی ہوتا ہے اس لئے پھولوں کو کھیتوں میں بھی اگایا جاتا ہے جیسے ہمارے ہاں گندم یا چاول کے کھیت ہوتے ہیں۔ وہاں سے کھیت کے مالک پھول کاٹ کر لاتے ہیں اور دوکانوں پر بیچتے ہیں۔ ہالینڈ میں دنیا کی سب سے بڑی پھولوں کی منڈی موجود ہے جہاں ملک کے علاوہ باہر سے بھی پھول خریدنے والے آئے ہوتے ہیں یا انہوں نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ آرڈر دیا ہوتا ہے چنانچہ پھول اور پودے جو باہر کے لوگوں نے خرید کئے ہوتے ہیں فوری طور پر ہوائی جہاز کے ذریعہ بھجوائے جاتے ہیں۔

بوڑھے لوگ اپنے آپ کو بوڑھا کہلانا پسند نہیں کرتے بلکہ برا محسوس کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو خوش طبع رکھتے ہیں اور نوجوانوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ اسی میں ان کی لمبی زندگی کا راز پوشیدہ ہے بوڑھی عورتیں خوب نئے نئے کپڑے زیب تن کرتی ہیں اور چہرے اور بدن کے سنگھار کا اہتمام کرتی ہیں۔ ایک دوسرے کی عمر پوچھتے وقت یہ نہیں کہا جاتا کہ آپ کتنے سال کے ہوگئے ہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ آپ کتنے جوان ہیں۔ HOW YOUNG ARE YOU? کہا جاتا ہے۔ اس طرح لوگ اپنے آپ کو جوان ہی محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں اگر کسی کے بال ذرا بھی سفید ہوگئے ہوں تو اسے لوگ باباجی کہنے لگتے ہیں۔ ہالینڈ میں اسے نہ صرف پسند نہیں کیا جاتا بلکہ اس پر ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے

کھانے پر کسی کو مدعو کیا جائے تو ہالینڈ میں کھانے کی دعوت پر آنے کی صورت میں یہ رواج ہے کہ پھولوں کا دستہ میزبان کے لئے لایا جاتا ہے۔

عام صورت میں سفید رنگ کے پھول زیادہ استعمال ہوتے ہیں لیکن اگر کسی کے تعلقات خوب گہرے ہوں تو سرخ رنگ کے پھول لانے کا رواج ہے۔

ہر شہر میں تہوار اور میلے خوب منائے جاتے ہیں۔ سرکاری تہواروں پر ہر مکان پر ملک کا جھنڈا لہرایا جاتا ہے۔ عام بازار کو سجانے کے علاوہ گلیوں میں اور سڑکوں پر سٹال لگا کر کھلے آسمان تلے خرید و فروخت کے بازار لگتے ہیں اور لوگ جوق در جوق آکر خرید و فروخت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں بچوں کے لئے سرکس اور کھیلنے کے لئے میکانیکل جھولے وغیرہ لگائے جاتے ہیں جس سے نہ صرف بچے ہی بلکہ بڑے بھی خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ان سب چیزوں کا ان کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے اور وہ لمبی عمر پاتے ہیں۔

مذہباً لوگ اگرچہ عیسائی ہیں مگر عام طور پر نام کے عیسائی رہ گئے ہیں۔ مذہب ہر ایک کا ذاتی معاملہ ہے اس لئے بہت سے چرچ خالی ہو کر بک گئے ہیں۔ باقی جو ہیں ان میں عام طور پر صرف بوڑھے لوگ ہی آتے ہیں جوان طبقہ وہاں جانے میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتا علمی لحاظ سے بہت سے لوگ ہالینڈ نے پیدا کئے ہیں۔ جو مستشرقین کہلاتے ہیں یعنی دیگر مذاہب کا علم رکھنے والے لوگ جو مشرقی دنیا میں بسنے والی قوموں کے مذاہب کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔

مذہب اسلام کا مطالعہ کرنے کے لئے اہل ہالینڈ نے مندرجہ ذیل لوگ پیدا کئے۔

(۱) تیرہویں صدی عیسوی میں MR. OLIVER. VAN KEULEN جو کہ بشپ اور کارڈینل بھی تھے نے بہت دلچسپی دکھائی۔

(۲) ۱۸ ویں صدی عیسوی میں MR.

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفسیات

ڈپریشن سے نجات

میاں سلمان احمد بابر - ایم ایس سی (فائینل)
شعبہ اطلاقی نفسیات - پنجاب یونیورسٹی

نفسیاتی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو ہمیں یہ بات تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ ہر شخص کا اپنا مزاج ہوتا ہے۔ کچھ لوگ بہت حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں اور معمولی سی بات کو بہت محسوس کرتے ہیں اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو بڑی بڑی بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے اور اپنی دھن میں مگن رہتے ہیں۔ غم اور خوشی کا اثر ان پر بہت کم یا بالکل نہیں ہوتا۔

لیکن آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ بہت سے غم ایسے ہیں جنہیں ہم وقت کے ساتھ ساتھ خود بخود بھول جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے لئے ہم ڈپریشن کا شکار تو ضرور ہوتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ ہم خود کو اس گڑھے میں سے وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ نکالنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اگرچہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ چند ماہ کے عرصے کے بعد ڈپریشن خودبخود دور ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات یہ عرصہ بہت لمبا ہو جاتا ہے اس لئے ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ڈپریشن میں مبتلا فرد کو ٹھیک کرنے کی کوشش ہی نہ کی جائے کیونکہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ ڈپریشن سے نہ صرف وہ بلکہ اس کے عزیز و اقارب اور ماحول دونوں متاثر ہوتے ہیں۔

ڈپریشن کی چونکہ بہت سی قسمیں ہیں اور ہر قسم کے لئے مختلف طریقہ ہائے علاج موثر ثابت ہوتے ہیں ایک طریقہ جو ایک قسم کے لئے موزوں ہے ہو سکتا ہے دوسرے کے لئے اتنا موزوں نہ ہو اس لئے اس کا بہترین حل یہ ہے کہ کسی ماہر نفسیات سے مشورہ کرنا چاہیئے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ تاہم ڈپریشن سے نجات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

فرائڈ کا طریقہ علاج (۱)

یہ حقیقت ہے کہ ہم روزمرہ زندگی میں اپنا غم جب کسی کو بتاتے ہیں اور دوسرا شخص غور سے سنتا ہے اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے تو ہمارا غم بہت حد تک کم ہو جاتا ہے ماہرین نفسیات کے نزدیک ڈپریشن غصہ سے نکلتا ہے جسکا رخ فرد باہر کی بجائے اپنے اندر کی طرف موڑتا ہے۔ اور غلط خیالات اور سوچ قائم کر لیتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی عزیز یا رشتہ دار فوت ہو گیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ فرد کہے کہ ایسا میری فلاں غلطی کی وجہ سے ہوا یا میری وجہ سے ہوا۔

ایسی صورت میں ایک ماہر نفسیات کا کام یہ ہوتا ہے کہ اسے حقیقت سے روشناس کرواتے ہوئے یہ بات یاد آور کروائے کہ نہیں اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں اور تمہارا احساس گناہ بے بنیاد ہے۔

فرائڈ کے نزدیک ایسی صورت میں اگر فرد کے ذہن کے غیر شعوری حصے میں جاری کشمکش کو ختم کر دیا جائے (باتوں کے ذریعے) تو وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

تاہم ہالن اور بیک (HOLLON AND BECK) نے ۱۹۷۹ء میں اپنی تحقیقاتی رپورٹ سے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ طریقۂ علاج معمولی ڈپریشن کی صورت میں تو مؤثر ہے لیکن شدید ڈپریشن کیلئے نہیں۔

ادراکی طریقۂ علاج (۲)
(COGNITIVE THERAPY)

ادراکی نظریئے کے مطابق فرد غلط سوچ کی وجہ سے ڈپریشن کا شکار ہوتا ہے۔ بیک (BECK) نے سالہا سال محنت کر کے ادراکی طریقۂ علاج سے ہمیں روشناس کرایا ہے جس کا بنیادی مقصد فرد کے "خود" کے بارے میں رائے کو تبدیل کرنا ہے۔ اور یہ کام احسن رنگ میں ایک ماہر نفسیات ہی کر سکتا ہے۔

ایلس (ELLIS) نے بھی اسی طرح کا ملتا جلتا ایک طریقہ پیش کیا ہے۔

(۳) ای سی ٹی E.C.T یا
ELECTRO CONVULSIVE THERAPY

یہ طریقۂ علاج ہمارے ہاں ہسپتالوں میں عام اور غیر ممالک میں بہت کم استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ انتہائی اذیت ناک ہے جس میں فرد کے دماغ میں سے ۷۰ سے ۱۳۰ وولٹ تک کا کرنٹ گذارا جاتا ہے۔

شعبہ اطلاقی نفسیات پنجاب یونیورسٹی میں چند ماہ قبل گلاسکو یونیورسٹی کے ایک پروفیسر لیکچر دینے کے لئے آئے ان سے جب ای سی ٹی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم تو اسے آخری کوشش سمجھتے ہوئے استعمال کرتے ہیں جب ہمیں یقین ہو جائے اب موت یقینی لگتی ہے لیکن ہمارے ملک میں بدقسمتی سے بعض جگہوں پر یہ باقاعدگی سے وقت مقررہ پر مریضوں کو دی جاتی ہے۔

ای سی ٹی صرف اس صورت میں کسی حد تک فائدہ مند ثابت ہوئی ہے اگر مریض نے کئی دنوں سے کچھ نہ کھایا ہو اور نہ کھانے پر آمادہ ہو۔

دوسری طرف دیکھنے میں آیا ہے کہ ای سی ٹی کے بعد بعض مریض اپنی یادداشت کھو بیٹھتے ہیں۔ بہت سے اس طریقہ علاج کے دوران ہڈیاں تڑوا لیتے ہیں۔

یہ طریقہ علاج بہت سوچ سمجھ کر اور مریض کی مرضی سے استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ اس کے فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہیں۔

(۴) ادویات

ادویات کے ذریعے بھی ڈپریشن کا علاج ممکن ہے مختلف قسم کی ادویات اس سلسلے میں مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ لیکن یہ سب وقتی طور پر اثر کرتی ہیں اور ان کے فوائد کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی کافی ہیں۔

مذکورہ بالا طریقہ ہائے علاج کے علاوہ اگر آپ ہماری مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں تو یقیناً آپ ڈپریشن کا شکار نہیں ہوں گے۔

(۱) صبح جلدی اٹھئے۔
(۲) ورزش باقاعدگی سے کریں۔
(۳) خود کو مصروف رکھیں اور مختلف مشاغل اپنائیں۔
(۴) خود کے بارے میں مثبت انداز سے سوچیئے اور ہر بات کا منفی پہلو مت لیں۔
(۵) مستقبل کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے پر امید رہیں۔
(۶) خاموش رہنے کی بجائے دوسروں سے محو گفتگو ہونے کی کوشش کریں۔
(۷) اگر آپ سمجھیں کہ آپ کا کوئی نفسیاتی مسئلہ ہے تو کسی اچھے ماہر نفسیات سے ملیں۔

ہمیں امید ہے کہ ان باتوں پر عمل کرنے سے آپ زندگی سے بہتر طور پر لطف اندوز ہو سکتے ہیں اور آپ دوسروں کے لئے مسئلہ نہیں بنیں گے۔ بلکہ ان کے ذہن پر آپ کے بارے میں خوشگوار تاثر ابھرے گا۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

H. RELANDUS جو کہ شہر UTRECHT (اوت ریخت) کی یونیورسٹی میں پروفیسر بھی تھے نے اس بارہ میں بہت نام پیدا کیا۔

(۳) ۱۷۹۹ء میں ایک دوسرے شخص MR. VAN DER PALM نے جو LYDEN یونیورسٹی میں تھے نے بہت اہمیت حاصل کی۔

(۴) ۱۹ویں صدی کے شروع نصف میں MR. VILDERDIJK نے بہت دلچسپی دکھائی۔ یہ وہی زمانہ تھا جب کہ ہالینڈ اور انڈونیشیا کے قریبی تعلقات قائم ہونے پر ہالینڈ کے مشہور شہر DELFT میں رائل اکیڈیمی کی بنیاد رکھی گئی۔

(۵) انیسویں صدی کے دوسرے نصف عرصہ میں MR. DOZY نے اس بارہ میں بہت کام کیا

(۶) PROFESSOR SNOECK HURGRONJE ڈچ مستشرق کے زمانہ میں LIJDEN شہر کی یونیورسٹی LEIDEN ساری مغربی دنیا میں علوم شرقیہ کی تحصیل کے لئے مرکزی حیثیت اختیار کر گئی۔

(۷) بیسویں صدی عیسوی میں اہل ہالینڈ کے لئے ایسے حالات پیدا ہوئے کہ جو کبھی اس سے قبل پیدا نہ ہوئے تھے۔ یعنی جماعت احمدیہ کے مربیان

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

سعدیہ عباس بنت چوہدری عباس احمد صاحب
پنڈدادنخان ۔ ضلع جہلم

سعید احمد ابن ادریس احمد صاحب
فیکٹری ایریا ۔ ربوہ

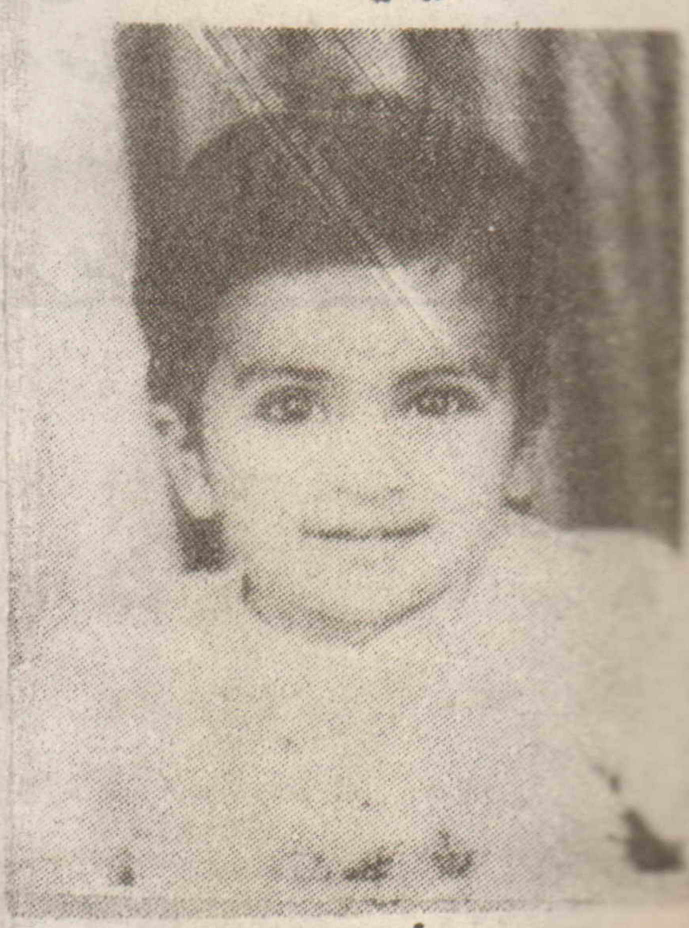

صلاح الدین ابن نعیم اللہ طاہر صاحب
بشیر آباد ۔ سندھ

سا… صدیق بنت شیخ محمد طلحہ صاحب
…شور بھائی چشمے والے دار الصدر غربی ربوہ

وقار احمد ابن محمد نذیر احمد صاحب
کنڈل میان تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

خواجہ سفیر احمد مصطفیٰ ابن خواجہ بشیر احمد صاحب
ہمبرگ مغربی جرمنی

نصیر احمد
ناصر الدین
ابن محمد اعظم صاحب
اندرون بھاٹی گیٹ ۔ تحصیل بازار ۔ لاہور

سائک خورشید ابن مبشر احمد خان صاحب
عمر کوٹ ضلع تھرپارکر سندھ

محمد لقمان منیب ابن محمد ادریس قمر صاحب
سٹیلائٹ ٹاؤن ۔ جھنگ صدر

منصور احمد ابن مقصود احمد صاحب
سانگرہ ۔ احمد آباد ضلع جھنگ

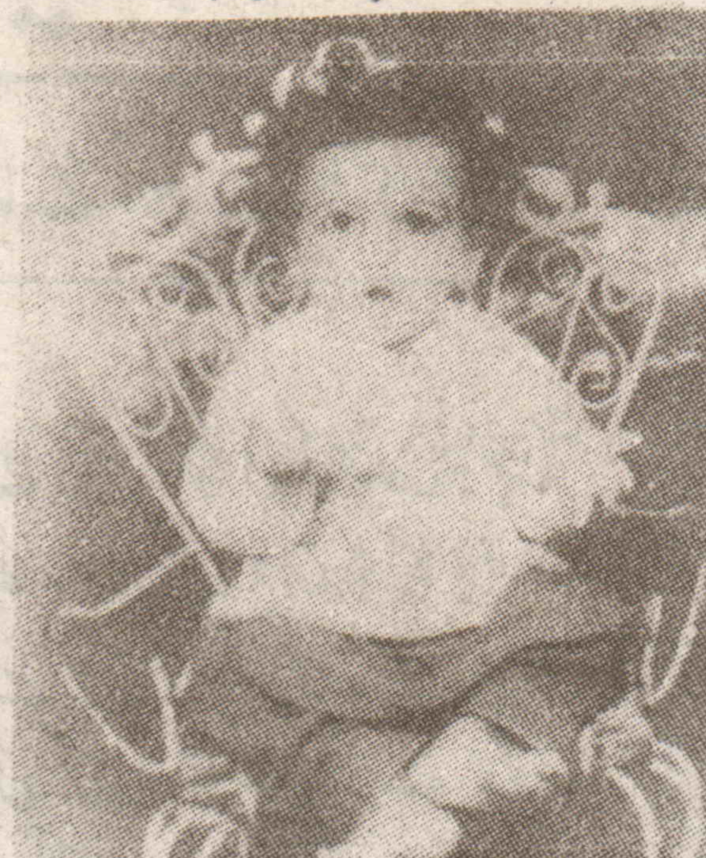

طارق سجاد ابن عبد المجید خان صاحب
چک نمبر ۴۹۷ ج ب ضلع جھنگ

سید رضا ناصر شاہ گردیزی ابن سید ناصر سعید گردیزی صاحب
دار الصدر شمالی ربوہ

عثمان احمد منصور ابن طارق منصور صاحب
ریلوے کالونی فیصل آباد

عامر احمد ابن چوہدری ناصر احمد صاحب
ٹھروہ ضلع سیالکوٹ

زارا سندس ابن نصیر اللہ دانش صاحب
کوٹ لکھپت ۔ قینچی لاہور

احسان اللہ ابن ضیاء اللہ صاحب ظفر مربی سلسلہ
فیکٹری ایریا ربوہ

ملیحہ احمد بنت نصیب احمد صاحب
دار النصر وسطی ربوہ

زنیرا نازش بنت محمد کریم ظفر صاحب
دار الرحمت وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ۶ سے آگے

یورپ آنا شروع ہوئے اور یہاں کے لوگوں کی دین حق میں دلچسپی اتنی بڑھی کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہالینڈ میں سب سے پہلے بیت الذکر کی بنیاد رکھی گئی جسے یہاں پر مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی۔ اب جماعت احمدیہ کی شاخیں اور معلومات کے مراکز مختلف شہروں میں پھیل گئے ہیں۔ دوسرا بڑا مرکز جماعت احمدیہ نے اگست ۱۹۸۵ء میں خرید کیا جو NUNSPEET شہر میں واقع ہے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کی شاخیں ہیگ شہر کے علاوہ ایمسٹرڈیم۔ روٹر ڈیم۔ ZOETERMEER-. LEIDERDORP. VOORSCHOTEN. NUNSPEET. EINDHOVEN. LEIDEN. BIJLMERMEER. PIJNACKEN. وغیرہ میں کھل گئیں جہاں سے دین حق کے بارہ میں معلومات بذریعہ گفتگو و لٹریچر ممکن ہوگئیں۔ ہیگ شہر اور [illegible] شہر میں کتب کی بڑی بڑی نمائشوں کا انتظام کیا گیا جس کے افتتاح کی تقریب مقامی میئر صاحبان نے ادا کی۔

مورخہ ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی یعنی جشن تشکر منایا گیا۔ جس میں شہر کے بہت سے سرکاری و غیر سرکاری معززین نے شرکت فرمائی اور حاضرین سے خطاب کیا۔ کارروائی کی رپورٹ ہالینڈ کے T.V. ریڈیو اور اخبارات میں شائع ہوئی۔

نکاح کیوں کریں؟

ارشاد سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو)

فرمایا

"نکاح کیوں کریں؟ فرماتا ہے تقویٰ کے لئے۔ لوگوں کی مختلف خواہشات ہوتی ہیں مگر تمہاری غرض تقویٰ ہونی چاہیئے۔ اور کس طرح؟ کا جواب دیا کہ تمام معاملات صدق و سداد کے ساتھ طے کرنے چاہئیں۔ پس دینِ حق نے یہ نہیں کہا کہ نکاح کرو بلکہ یہ بتلایا کہ کیوں کرو۔ سو اللہ تعالیٰ لوگوں کو متوجہ کرتا اور فرماتا ہے کہ تمہارا ہر کام تقویٰ کے ماتحت ہو"

(خطبہ فرمودہ ۸ر اگست ۱۹۱۷ء)

شعبہ رشتہ ناطہ۔ ربوہ

معیاری ہومیوپیتھک ....

پوٹنسیاں	مرکبات (پیٹنٹ ادویات)	مدر ٹنکچر	گولیاں	ٹکیاں	ملک شوگر

اور کتب تھوک و پرچون دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون ۷۷۱ ۶۰۶ ۶۰۷

خبریں

ملکی خبریں

○ قائدِ حزبِ اختلاف پنجاب رانا شوکت محمود نے پیپلز پارٹی کے تین اراکین کو پنجاب کی وزارت میں شامل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ ان اراکین کے نام غضنفر گل۔ شاہنواز چیمہ اور محمود الحسن ڈار ہیں۔ انہوں نے پنجاب اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سیاستدان چاہتے ہیں کہ حالات ٹھیک ہوں۔

○ پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ اب کسی سازش یا شرارت کے ذریعے شریعت بل کو روکا نہیں جاسکے گا۔

○ ایوان ہائے صنعت و تجارت کی طرف سے کہا گیا ہے کہ اگر بجٹ کے بارہ میں ان کی تجاویز تسلیم نہ کی گئیں تو وہ اپنا کاروبار بند کر دیں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب اسمبلی کے بجٹ سیشن کے خلاف ایک اپوزیشن رکن کی درخواست یہ کہہ کر مسترد کردی ہے کہ ہائی کورٹ کو اسمبلی میں کسی بے ضابطگی کی جانچ پڑتال کا کوئی آئینی اختیار حاصل نہیں۔

○ وزیرِ اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے پریس کو جو آزادی دی وہ ہمارے خلاف ایک انتقامی عمل میں تبدیل ہو کر رہ گئی ہے۔ جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کسی تحقیق کے بغیر شائع کئے جاتے ہیں۔ اور میری اور میرے خاندان کی کردار کشی کی جا رہی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر مسٹر سلمان تاثیر نے کہا ہے کہ ہم نے رحیم یار خان کا کونہ کونہ دیکھا لیکن سندھ سے نقل مکانی کر کے آنے والے کہیں نہ ملے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے نائب وزیرِ خارجہ نے کہا ہے کہ کشیدگی میں کمی کے لئے پاک بھارت مذاکرات جلد شروع ہو جائیں گے۔

○ ماسکو ریڈیو نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان روس کی مسلم آبادی والی جمہوریتوں کو روس سے علیحدہ کرنے اور انہیں آزاد مسلم ممالک میں تبدیل کرنے کیلئے مسلسل کوششوں میں لگا ہوا ہے۔ تاجکستان میں ایسے پمفلٹ بھیجے جا رہے ہیں جن سے وہاں کے مسلمانوں کا جذبہ آزادی بیدار ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان تاجکستان میں مسلح ایجنٹ بھی بھیج رہا ہے۔ اور ایک ایسے ایجنٹ نے جسے گرفتار کیا گیا بتایا کہ اس نے ایسے کم از کم بیس ایجنٹ بھرتی کروائے ہیں۔ ایسے نوجوانوں کو افغانستان کے راستے تربیتی کیمپوں تک بھجوایا جاتا تھا جہاں انہیں گوریلا جنگ کی تربیت دی جاتی تھی۔

○ بھارت کے وزیرِ اعظم مسٹر وی پی سنگھ نے کہا ہے کہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کا موقع گنوا دیا ہے۔

پتہ

مشرق ہو یا مغرب
شمال ہو یا جنوب

جہاں بھی ہوائی جہاز جاتا ہے ہماری خدمات حاضر ہیں۔

air masters

جمعہ ۲۲ر جون کو خاکسار ربوہ میں ہوگا جو دوست ملنا چاہیں مل سکتے ہیں۔

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی احباب کی سہولت کی خاطر انتظامات کئے گئے ہیں

ایمپریس ہاؤس نزد ریلوے ہیڈ کوارٹر
۲۸ر ایمپریس روڈ۔ لاہور

مینیجر:- سیّد ظہیر احمد شاہ

ٹیلیفون ۲۱۲۸۶۱